وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ

بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کی جو عیب ٹٹولنے والا غیبت کرنے والا ہو۔

تفسیر ابن کثیر

علامہ عماالدین ابن کثیر

مترجم

مولانا محمد صاحب جوناگڑھی

هُمَزَةٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ (١)

بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کی جو عیب ٹٹولنے والا غیبت کرنے والا ہو۔

ناحق مال جمع کرنے والوں کے لیے ہلاکت:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے زبان سے لوگوں کی عیب گیری کرنے والا اپنے کاموں سے دوسروں کی حقارت کرنے والا خرابی والا شخص ہے۔

هَمَّازٍ مَّشَّآءِ بِنَمِيمٍ (68:11)

عیب گو چغل خور کی تفسیر بیان ہو چکی ہے۔

حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے کہ اس سے مراد طعنہ دینے والا غیبت کرنے والا ہے۔

ربیع بن انسؓ کہتے ہیں کہ سامنے برا کہنا **همز** ہے اور پیٹھ پیچھے عیب بیان کرنا **لمز** ہے۔

قتادۃؒ کہتے ہیں کہ زبان سے اور آنکھ کے اشاروں سے بندگان الٰہی کو ستانا اور چڑانا مراد ہے کہ کبھی تو انکا گوشت کھائے یعنی غیبت کرے اور کبھی ان پر طعنہ زنی کرے۔

مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ **همز** ہاتھ اور آنکھ سے ہوتا ہے اور **لمز** زبان سے۔

بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد اخنس بن شریق کافر ہے۔ مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ آیت عام ہے۔

الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ (٢)

جو مال کو جمع کرتا جائے اور گنتا جائے

پھر فرمایا جو جمع کرتا جاتا ہے اور گن گن کر رکھتا ہے۔ جیسے اور جگہ فرمایا:

فَأَوْعَى وَجَمَعَ (70:18)

اور جمع کر کے سنبھال رکھتا ہے۔

يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ (٣)

سمجھے کہ اسکا مال اس کے پاس سدا رہے گا۔

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ دن بھر تو مال کمانے کی ہائے وائے میں لگا رہا اور رات کو سڑی بھسی لاش کی طرح پڑا رہا اس کا خیال یہ ہے کہ اسکا مال اسے ہمیشہ دنیا میں رکھے گا حالانکہ واقعہ یوں نہیں بلکہ یہ بخیل اور لالچی انسان جہنم کے اس طبقے میں گرے گا جو ہر اس چیز کو جو اس میں گرے چور چور کر دیتا ہے۔

كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ (٤)

نہیں نہیں یہ تو توڑ پھوڑ دینے والی آگ میں پھینک دیا جائے گا

وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ (٥)

تجھے کیا معلوم کہ ایسی آگ کیا ہوگی؟

نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ (٦)

وہ اللہ تعالیٰ کی سلگائی ہوئی آگ ہوگی

پھر فرماتا ہے کہ یہ توڑ پھوڑ کرنے والی کیا چیز ہے؟ اس کا حال اے نبی! تمہیں معلوم نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی سلگائی ہوئی آگ ہے جو دلوں پر چڑھ جاتی ہے جلا کر بھسم کر دیتی ہے لیکن وہ مرتے نہیں۔

الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ (٧)

جو دلوں پر چڑھتی چلی جائے گی

إِنَّهَا عَلَيْهِم مُّؤْصَدَةٌ (٨)

اور ان پر ہر طرف سے بند کی ہوئی ہوگی

محمد بن کعبؒ فرماتے ہیں کہ آگ جلاتی ہوئی حلق تک پہنچ جاتی ہے پھر لوٹتی پھر پہنچتی ہے یہ آگ ان پر ہر طرف سے بند کر دی گئی ہے جیسے کہ سورۂ بلد کی تفسیر میں گزرا۔

فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ (٩)

بڑے بڑے ستونوں میں۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی قرأت میں بعمدٍ مروی ہے۔

ان دوزخیوں کی گردنوں میں زنجیریں ہوں گی' یہ لمبے لمبے ستونوں میں جکڑے ہوئے ہوں گے اور اوپر سے دروازے بند کر دیئے جائیں گے' ان آگ کے ستونوں میں انہیں بدترین عذاب کیے جائیں گے۔

ابوصالحؒ فرماتے ہیں یعنی وزنی بیڑیاں اور قید و بندان کے لیے ہوں گی۔

© Copy Rights:
Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana
Lahore, Pakistan
www.quran4u.com